14007-یزید بن معاویہ کے بارہ میں ہمارا موقف

سوال

میں نے یزید بن معاویہ کے بارہ میں سنا ہے کہ وہ کسی زمانے میں مسلمانوں کا خلیفہ رہا ہے، اور وہ بہت نشئی اور بے کار شخص اور حقیقی مسلمان نہیں تھا، توکیا یہ صحیح ہے ؟ آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے تاریخی حوالہ سے بتائیں۔

پسندیدہ جواب

نام ونسب :

اس کا نام یزید بن معاویہ بن ابوسفیان بن حرب بن امیہ الاموی الدمشقی تھا۔

امام ذھبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ :

یزید قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے لشکر کا امیر تھا جس میں ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ جیسے صحابی شامل تھے، اس کے والد امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے ولی عھد بنایا اور اپنے والد کی وفات کے بعد تیس برس کی عمر کے میں رجب ساٹھ ھجری 60 ھ میں زمام اقدار ہاتھ میں لی اور تقریبا چالیس برس سے کم حکومت کی۔

اور یزید ایسے لوگوں میں سے ہے جنہیں نہ توہم برا کہتے اور نہ ہی اس سے محبت کرتے ہیں، اس طرح کے کئ ایک خلیفہ اموی اور عباسی دور حکومت میں پائے گئے ہیں، اور اسی طرح ارد گرد کے بادشاہ بھی بلکہ کچھ تو ایسے بھی تھے جو یزید سے بدتر تھے۔

اس کی شان وشوکت عظیم اس لیے ہوگئ کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے انچاس 49 برس بعد حکمران بنا جو کہ عھد قریب ہے اور صحابہ کرام موجود تھے مثلا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ اس سے اور اس کے باپ دادا سے بھی زیادہ اس معاملہ کے مستحق تھے۔

اس نے اپنی حکومت کا آغاز حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی شھادت سے اور اس کی حکومت کا اختتام واقعہ حرہ سے ہوا، تو لوگ اسے ناپسند کرنے لگے اس کی عمر میں برکت نہیں پڑی، اور حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد کئ ایک لوگوں نے اس کے خلاف اللہ تعالی کے لیے خروج کیا مثلا اھل مدینہ اور ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ۔ دیکھیں : سیر اعلام النبلاء (38/4)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے یزید بن معاویہ کے بارہ میں موقف بیان کرتے ہوئے کہا ہے :

یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کے بارہ میں لوگوں کے تین گروہ ہیں : ایک تو حد سے بڑھا ہوا اور دوسرے بالکل ہی نیچے گرا ہوا اور ایک گروہ درمیان میں ہے۔

جو لوگ تو افراط اور تفریط سے کام لینے والے دو گروہ ہیں ان میں سے ایک تو کہتا ہے کہ یزید بن معاویہ کافر اور منافق ہے، اس نے نواسہ رسول حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو قتل کر کے اپنے بڑوں عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ وغیرہ جنہیں جنگ بدر میں علی بن ابی طالب اور دوسرے صحابہ نے قتل کیا تھا ان کا انتقام اور بدلہ لیا ہے۔

تو اس طرح کی باتیں اور یہ قول رافضیوں اور شیعہ کی ہیں جو ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنھم کو کافر کہتے ہیں تو ان کے ہاں یزید کو کافر قرار دینا تو اس سے بھی زیادہ اسان کام ہے۔

اوراس کے مقابلہ میں دوسرا گروہ یہ خیال کرتا ہے کہ وہ ایک نیک اور صالح شخص اور عادل حکمران تھا، اور وہ ان صحابہ کرام میں سے تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیدا ہوئے اوراسے اپنے ھاتھوں میں اٹھایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی، اور بعض اوقات تووہ اسے ابوبکر، عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے سے افضل قرار دیتے ہیں، اور ہوسکتا کہ بعض تواسے نبی ہی بنا ڈالیں۔

تو یہ دونوں گروہ اوران کے قول صحیح نہیں اور ہر اس شخص کے لیے اس کا باطل ہونا نظر آتا ہے جسے تھوڑی سی بھی عقل ہے اور وہ تھوڑا بہت تاریخ کو جانتا ہے وہ اسے باطل ہی کہے گا، تواسی لیے معروف اہل علم جو کہ سنت پر عمل کرنے والے ہیں کسی سے بھی یہ قول مروی نہیں اور نہ ہی کسی کی طرف منسوب ہی کیا جاتا ہے، اوراسی طرح عقل وشعور رکھنے والوں کی طرف بھی یہ قول منسوب نہیں۔

اور تیسرا قول یا گروہ یہ ہے کہ:

یزید مسلمان حکمرانوں میں سے ایک حکمران تھا اس کی برائیاں اوراچھائیاں دونوں ہیں، اوراس کی ولادت بھی عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں ہوئی ہے، اور وہ کافر نہیں، لیکن اسباب کی بنا پر حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ جو کچھ ہوا اور وہ شہید ہوئے، اس نے اہل حرہ کے ساتھ جو کیا سو کیا، اور وہ نہ توصحابی تھا اور نہ ہی اللہ تعالی کا ولی، یہ قول ہی عام اہل علم و عقل اوراھل سنت والجماعت کا ہے۔

لوگ تین فرقوں میں بٹے گئے ہیں ایک گروہ تواس پر سب وشتم اور لعنت کرتا اور دوسرا اس سے محبت کا اظہار کرتا ہے اور تیسرا نہ تواس سے محبت اور نہ ہی اس پر سب وشتم کرتا ہے، امام احمد رحمہ اللہ تعالی اوراس کے اصحاب وغیرہ سے یہی منقول ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی کے بیٹے صالح بن احمد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ: کچھ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم یزید سے محبت کرتے ہیں، توانہوں نے جواب دیا کہ اے بیٹے کیا یزید کسی سے بھی جو اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان لایا ہو سے محبت کرتا ہے!!

تو میں نے کہا تو پھر آپ اس پر لعنت کیوں نہیں کرتے؟ توانہوں نے جواب دیا بیٹے تونے اپنے باپ کو کب دیکھا کہ وہ کسی پر لعنت کرتا ہو۔

اور ابو محمد المقدسی سے جب یزید کے متعلق پوچھا گیا تو کچھ مجھ تک پہنچا ہے کہ نہ تو اسے سب وشتم کیا جائے اور نہ ہی اس سے محبت کی جائے، اور کہنے لگے: مجھے یہ بھی پہنچا ہے کہ کہ ہمارے دادا ابو عبداللہ بن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی سے یزید کے بارہ میں سوال کیا گیا توانہوں نے جواب دیا:

ہم نہ تواس میں کچھ کمی کرتے ہیں اور نہ ہی زیادتی۔

اقوال میں سب سے زیادہ عدل والا اوراچھا و بہتر قول یہی ہے۔ اھ

مجموع الفتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ (4/481-484)۔

واللہ تعالی اعلم.